Regd No L 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

تار کا پتہ:- الفضل لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "

یوم:- پنجشنبہ

فی پرچہ ۱ر

۶ ذی الحجہ ۱۳۷۱ھ

جلد ۴۰/۶	۲۸ ظہور ۱۳۳۱ ہش – ۲۸ اگست ۱۹۵۲ء	نمبر ۲۰۳

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۷ اگست۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ربوہ سے بذریعہ ڈاک حسب ذیل اطلاعات موصول ہوئی ہیں:۔

۲۴ اگست۔ ابھی دائیں پاؤں میں درد ہے گو نسبتاً کم ہے۔

۲۵ اگست۔ درد میں کمی ہے۔ لیکن ضعف کی شکایت ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

لاہور ۲۷ اگست۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کا ٹمپریچر آج ۹۹٫۵ رہا۔ عام حالت بدستور ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کی بچی امۃ الحبیب بعارضہ ٹائیفائڈ دو ماہ سے بیمار ہے۔ احباب صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔

کھیوڑہ کے ہوائی حادثہ کا سبب معلوم کرنے کیلئے تحقیقاتی عدالت کا قیام

صاحبزادہ اعتزاز الدین احمد پورے فوجی اور پولیس اعزاز کے ساتھ سپرد خاک کر دیئے گئے

لاہور ۲۷ اگست۔ پاکستان اسپیشل پولیس کے انسپکٹر جنرل صاحبزادہ اعتزاز الدین احمد جو کل کھیوڑہ کے ہوائی حادثہ میں ہلاک ہو گئے تھے آج سہ پہر کے وقت میانی میں پورے فوجی اور پولیس اعزاز کے ساتھ سپرد خاک کر دئے گئے۔ تدفین کے بعد مرکزی حکومت پنجاب پولیس اور لاہور ڈسٹرکٹ پولیس کی طرف سے مزار پر پھولوں کی تین چادریں چڑھائی گئیں۔ صاحبزادہ اعتزاز الدین احمد اور ہوائی حادثہ میں کام آنے والے دوسرے فوجی افسروں کے سوگ میں حکومت پنجاب کے تمام دفاتر آج دوپہر کے بعد بند رہے۔ حکومت پنجاب نے ان کی وفات پر ایک غیر معمولی گزٹ میں اظہار تاسف کیا ہے۔ آج کراچی میں وزارت دفاع نے بھی ایک خاص پریس نوٹ کے ذریعہ نہایت افسوس کے ساتھ اعلان کیا۔ کہ کھیوڑہ سے ۵ میل شمال میں ہوائی فوج کے ایک طیارہ کو حادثہ پیش آیا۔ جس کی وجہ سے تمام کے تمام ۱۸ مسافر ہلاک ہو گئے۔ ان میں انسپکٹر جنرل سپیشل پولیس صاحبزادہ اعتزاز الدین احمد ونگ کمانڈر ملک اے۔ کے۔ ایس احمد سکواڈرن لیڈر شہزادہ اور ہوائی فوج کے بعض دیگر افسران شامل تھے۔

اس افسوسناک ہوائی حادثہ کا سبب معلوم کرنے کے لئے ایک تحقیقاتی عدالت قائم کر دی گئی ہے۔ ہوائی حادثہ کی جو مزید تفصیلات معلوم ہوئی ہیں۔ ان میں بتایا گیا ہے۔ کہ عملہ جہاز نے حادثہ پیش آنے سے پانچ منٹ پہلے چک لالہ کے ہوائی اڈے کو ایک پیغام بھیجا تھا۔ جس میں اطلاع دی تھی۔ کہ جہاز مشکل میں پھنس گیا ہے۔ اور کسی محفوظ مقام پر اترنے کی کوشش کر رہا ہے۔ یہ جہاز کا آخری پیغام تھا۔ ایک امدادی پارٹی نے جو آج صبح لاہور واپس پہنچی ہے۔ بتایا ہے کہ جہاز کو حادثہ پیش آنے کے چند منٹ بعد ہی بہت سے دیہاتی جو قریب کے کھیتوں میں کام کر رہے تھے۔ فوراً وہاں پہنچ گئے۔ جب وہ وہاں پہنچے۔ تو انہوں نے دیکھا۔ کہ تمام مسافر اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے ہلاک ہو چکے تھے۔ ونگ کمانڈر ملک اے۔ کے۔ ایس احمد اور پائیلٹ کی لاشیں کاک پٹ میں ملیں۔ جس علاقے میں حادثہ پیش آیا۔ وہ پہاڑی علاقہ ہے۔ اور وہاں جہاز وں کا مجبوراً اترنا دشوار ہے۔ گرتے وقت جہاز کا اگلا حصہ پہاڑی سے نہیں ٹکرایا۔ بلکہ پچھلا حصہ چوٹی سے آ کر لگا۔ اسی وجہ سے جہاز ٹکڑے ٹکڑے ہونے اور آگ لگنے سے بچا رہا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ صاحبزادہ اعتزاز الدین احمد عید الاضحیہ منانے کوئٹہ جا رہے تھے۔ جہاں ان کے بال بچے مقیم ہیں۔

پاکستان کے لئے ایک لاکھ ۹۰ ہزار ٹن کوئلہ

کراچی ۲۷ اگست۔ اگلے پانچ ہفتوں میں ایک لاکھ ۸۰ ہزار ٹن کوئلہ ہندوستان سے پاکستان بھیجا جا رہا ہے۔ ۹۰ ہزار ٹن کوئلہ تو اس ماہ پاکستان پہنچ جائیگا۔ باقی ۹۰ ہزار ٹن کی مقدار آئندہ ماہ کے لئے مقرر کی گئی ہے۔

مصر نے امریکہ سے فوجی اور مالی امداد کی درخواست کی ہے

قاہرہ ۲۷ اگست۔ مصر کے وزیر اعظم علی ماہر پاشا نے بتایا ہے۔ کہ مصر نے امریکہ سے فوجی امداد مانگی ہے۔ اس امر کا انکشاف انہوں نے قاہرہ میں امریکی سفیر سے چار گھنٹے تک ملاقات کرنے کے بعد کیا۔ نیز اخبار نویسوں کو مزید بتایا۔ کہ مصر نے امریکہ پر زور دیا ہے۔ کہ وہ فوجی امداد کے علاوہ مالی امداد بھی دے۔

مصر میں علیحدہ ملٹری سکول کو توڑ کر تمام سکولوں میں فوجی تربیت لازمی کر دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ ملٹری سکول کے طلباء کو دوسرے سکولوں اور کالجوں میں تبدیل کر دیا جائیگا۔ یہ سکول مصری افواج کے سابق کمانڈر انچیف جنرل محمد حیدر نے آج سے تین سال پہلے قائم کیا تھا۔

روس اور پاکستان کے درمیان تجارتی معاہدے کی بات چیت

کراچی ۲۷ اگست۔ آج کل کراچی میں روس اور پاکستان کے درمیان ایک تجارتی معاہدہ کے متعلق بات چیت ہو رہی ہے۔ اس کے تحت دونوں ملکوں میں مختلف النوع اشیاء کا تبادلہ عمل میں آئے گا۔ بات چیت تسلی بخش طریق پر جاری ہے۔ امید ہے۔ کہ معاہدے کی تفصیلات بہت جلد طے پا جائیں گی۔

جماعت احمدیہ سیلون کے ماہنامے "اسلامک سن" کے نائب ایڈیٹر کا لاہور میں ورود

لاہور ۲۷ اگست۔ جماعت احمدیہ سیلون کے ماہوار رسالے "اسلامک سن" کے نائب ایڈیٹر جناب بی-ای-وی۔ محمد اسماعیل برما کے دارالحکومت رنگون سے کلکتہ اور دہلی ہوتے ہوئے کل صبح بذریعہ ہوائی جہاز لاہور وارد ہوئے۔ آپ کل صبح ربوہ تشریف لے جا رہے ہیں۔ جہاں آپ چند سال مقیم رہ کر مذہبی تعلیم حاصل کریں گے۔ آپ نے ۱۹۴۹ء میں قبول احمدیت کی سعادت حاصل کی۔ اس وقت سے آپ اپنے ہموطنوں تک احمدیت کا پیغام پہنچانے میں مصروف عمل رہے ہیں۔ آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے واقف زندگی بھی ہیں۔ ربوہ میں تحصیل علم کے بعد اپنے وطن میں واپس جا کر زیادہ انہماک اور مستعدی کے ساتھ فریضہ تبلیغ ادا کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

پٹ سن کی صورت حال کو بہتر بنانے کی تدابیر

ڈھاکہ ۲۷ اگست۔ وزیر مملکت مسٹر غیاث الدین پٹھان نے کہا ہے۔ کہ حکومت پٹ سن کی ناجائز برآمد کو روکنے کے علاوہ پٹ سن کی قیمتیں بڑھانے کے لئے دوسری تدابیر بھی اختیار کر رہی ہے۔ چنانچہ امداد باہمی کی انجمنوں کو روپیہ دیا جا رہا ہے تاکہ وہ زیادہ خریداری کر سکیں۔ آج میمن سنگھ میں تاجروں کی ایسوسی ایشن کے ایک وفد نے بھی ان سے ملاقات کی اور اس امر پر زور دیا۔ کہ جو روپیہ صنعتوں میں لگایا جائے۔ اس پر کوئی انکم ٹیکس وصول نہ کیا جائے۔

مال گذاری میں کمی کرنے کا فیصلہ

حیدر آباد ۲۷ اگست۔ حکومت سندھ نے گیہوں کی اگلی فصل پر مالگذاری میں کمی کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ قدم اس خطرے کو دور کرنے کے لئے اٹھایا گیا ہے۔ کہ کہیں گیہوں کے زیر کاشت رقبہ میں کمی واقع نہ ہو۔ کیونکہ صوبے میں ۳ لاکھ ایکڑ زمین ایسی بتائی جاتی ہے۔ جس پر یا تو کاشت ہی نہیں ہوئی یا گیہوں کے علاوہ دوسرا اناج بویا گیا۔

لاہور ۲۷ اگست۔ حکومت پنجاب صوبے سے مزید گڑ شکر برآمد کرنے کی اجازت دینے پر غور کر رہی ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق

یا نبی اللہ فدائے ہر سرِ موئے تو اَم ۔ وقفِ راہِ تو کنم گر جاں دہندم صد ہزار

اے نبی اللہ! میں تیرے بال بال پر فدا ہوں اگر مجھے ایک لاکھ جانیں بھی ملیں۔ تو تیری راہ میں ان سب کو قربان کر دوں۔

اتباع و عشقِ روئیت از رہِ تحقیق چیست ۔ کیمیائے ہر دلے اکسیرِ ہر جانِ فگار

تیری اتباع اور تیرا عشق ہر دل کے لئے کیمیا اور ہر زخمی جان کے لئے اکسیر ہے۔

دل اگر خوں نیست از ہجرت چہ چیز ست آں دلے ۔ در نثارِ تو نگردد جاں کجا آید بکار

دل اگر تیری محبت میں خون نہیں تو وہ دل ہی نہیں۔ اور جو جان تجھ پر قربان نہ ہو وہ جان کس کام کی (درثمین)

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی-اے- ایل ایل-بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس لاہور میں طبع کرا کر ۳ میکلگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ماہ جون میں ماہوار تبلیغی رپورٹوں کی تعداد

امراء، صدران و سیکرٹریان تبلیغ کی توجہ کیلئے

ماہ جون میں ماہوار رپورٹوں کی ترسیل میں حسب قدر اضافہ ہوا ہے۔ یعنی جون میں ۵۶ جماعتوں کی طرف سے رپورٹیں آئیں جبکہ مئی میں ۳۷ جماعتوں کی طرف سے آئی تھیں۔ کم و بیش ۷۰۰ جماعتوں میں سے صرف ۲۷ یا ۵۶ جماعتوں کی طرف سے رپورٹوں کا آجانا نہ صرف تسلی کا موجب نہیں بلکہ افسوس کا مقام ہے۔ اگرچہ نسبتاً کچھ اضافہ ہوا۔ مگر یہ نسبت تسلی بخش نہیں۔ ایک مدت سے ذمہ وار عہدہ داروں کی توجہ اس طرف مبذول کرانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ میں پھر ان کی خدمت میں گزارش کرتا ہوں۔ کہ اپنی جماعت کی ماہوار تبلیغی رپورٹیں بلا توقف زیادہ سے زیادہ ۱۵ تاریخ تک نظارت ہذا میں بھجوا دیا کریں۔ جب تک تمام جماعتوں کی طرف سے وقت معینہ کے اندر رپورٹیں موصول نہ ہو جائیں۔ اس وقت تک یہ نہیں کہا جا سکتا کہ تمام جماعتیں اپنے عہدہ کو پورا کر رہی ہیں۔ ماہ جون میں مندرجہ ذیل جماعتوں کی طرف سے رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ میں ان کا ممنون ہوں:۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

۱۔ گجرات شہر	۱۵۔ جوڑہ سرگودہا	۲۹۔ دنیاپور ملتان	۴۱۔ میرپور خاص سندھ
۲۔ ککرالی	۱۶۔ سیالکوٹ شہر	۳۰۔ کیمل پور شہر	۴۲۔ نصرت آباد "
۳۔ سرائے عالمگیر	۱۷۔ بجھوبھٹی	۳۱۔ کوٹ فتح خان	۴۳۔ شکارپور "
۴۔ شادیوال	۱۸۔ پنڈی بھاگو	۳۲۔ مانسر کیمپ	۴۴۔ نواب شاہ "
۵۔ منڈی بہاؤالدین	۱۹۔ یدوبلی	۳۳۔ راولپنڈی	۴۵۔ کنری "
۶۔ لائل پور	۲۰۔ جھنگ مگھیانہ	۳۴۔ ڈیرہ اسمٰعیل خان	۴۶۔ احمد آباد "
۷۔ جڑانوالہ	۲۱۔ ڈاور	۳۵۔ ڈیرہ غازیخان	۴۷۔ بشیر آباد "
۸۔ کھتووالی ۳۱۳	۲۲۔ شورکوٹ	۳۶ سوئیاں والا گوجرانوالہ	۴۸۔ محمود آباد "
۹۔ گنگاپور	۲۳۔ آنبہ ضلع شیخوپورہ		۴۹۔ محمد آباد "
۱۰۔ خوشاب سرگودہا	۲۴۔ رہوڑ چک ۱۸ "	۳۷/A کوئٹہ	۵۰۔ کرونڈی "
۱۱۔ چک ۹۹ شمالی "	۲۵۔ جہلم شہر	۳۷/B سکھر صوبہ سندھ	۵۱۔ ناصر آباد "
۱۲۔ " ۹۸ "	۲۶۔ محمود آباد "	۳۸۔ حیدرآباد "	۵۲۔ صوبہ ڈیرہ "
۱۳۔ بھلروان "	۲۷۔ منٹگمری شہر	۳۹۔ حسن باڈہ "	۵۳۔ نورنگر "
۱۴۔ چک ۱۱۶ جنوبی "	۲۸۔ علی پور ملتان	۴۰۔ چک ۲۷۰ الف "	۵۴۔ طالب آباد "
			۵۵۔ داؤد "

تعلیم الاسلام کالج لاہور میں کارکنوں کی ضرورت ہے

تعلیم الاسلام کالج میں مندرجہ ذیل اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے مخلص اور محنتی احمدی نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ سوائے مددگار کارکنوں کے تعلیمی قابلیت کم از کم میٹرک ہونی ضروری ہے۔ میٹرک کا گریڈ ۸۰-۳-۵۰ ہے

(۱) اکاؤنٹنٹ۔ میٹرک پاس، تجربہ کار، خوشخط

(۲) لیبارٹری اسسٹنٹ کیمسٹری۔ میٹرک پاس

(۳) لیبارٹری اسسٹنٹ بیالوجی۔ میٹرک پاس

(۴) انسٹرومنٹ میکر فزیکالوجی (۵) مددگار کارکن بیالوجی

تمام درخواستیں یکم ستمبر ۱۹۵۲ء سے پیشتر پرنسپل کے نام بھجوا دیں۔ (پرنسپل تعلیم الاسلام کالج لاہور)

الفرقان کا خاتم النبیین نمبر

مورخہ ۱۵ ستمبر بروز پیر رسالہ الفرقان کا خاتم النبیین نمبر شائع ہوگا انشاء اللہ۔ قرآن مجید رسالہ الفرقان کا موضوع کلام ہے اس لئے اس نمبر میں قرآن مجید سے خاتمیت محمدیہ کے سارے پہلوؤں پر گفتگو ہوگی انشاء اللہ۔ اہل قلم بزرگان سلسلہ سے بھی مقالات حاصل کرنے کی کوشش ہو رہی ہے۔ یہ نمبر عمدہ آرٹ پیپر کے ٹائٹل کے ساتھ ظاہری و باطنی خوبیوں کے ساتھ طبع ہو رہا ہے۔ یکصد صفحات ہوں گے اشتہارات کے لئے کوئی گنجائش نہیں ہے۔ ٹھوس مضامین اور منظوم کلام سے رسالہ مزین ہوگا۔ اس نمبر کی موجودہ حالات میں کثرت سے اشاعت ہونی چاہیئے۔ اس نمبر کی عام قیمت ایک روپیہ ہے مستقل خریداروں کو یہ رسالہ سالانہ چندہ میں بھیجا جائے گا۔ اشاعت کرنے والے احباب سے بشرطیکہ وہ کم از کم پانچ رسالے خریدیں ۱۲ فی پرچہ کے حساب سے قیمت لی جائے گی۔ ایسے احباب کو چاہیئے کہ فوراً مطلوبہ تعداد سے مینیجر الفرقان احمد نگر جھنگ کو مطلع فرمائیں۔

رسالہ صرف اتنی تعداد میں طبع ہوگا۔ جس کی اطلاع مینیجر صاحب کو زیادہ سے زیادہ ۳ ستمبر تک مل جائے گی۔

(خاکسار:۔ ابوالعطاء جالندھری نزیل کراچی)

ہوشیار اے قوم مُسلم رہزنوں سے ہوشیار!

یاد ہو یا مسلک تھے احرار نخاک روزگار | ملّتِ بیضا کے دشمن مشرکوں کے یارِ غار

ان کی دیرینہ کانگرس تھی زنکا تیرتھ ہردوار | اب وہی احرار ہیں اور پھر وہی ہے کاروبار

ہوشیار اے قومِ مسلم رہزنوں سے ہوشیار!

کانگرس کا ساتھ دیکر خاسر و خائب ہوئے | طنطنے جاتے رہے اور سبھی غائب ہوئے

اپنی ناہنجاریوں سے آخرش تائب ہوئے | جب نہیں اس پر عمل، توبہ کا ان کی اعتبار؟

ہوشیار اے قومِ مسلم رہزنوں سے ہوشیار!

امن سوزی فتنہ سازی شیوہ احرار ہے | ہر گھڑی دشنام بازی شیوہ احرار ہے

رات دن بہتان طرازی شیوہ احرار ہے | یہ فدائی افترا کے افترا ان پر نثار

ہوشیار اے قومِ مسلم رہزنوں سے ہوشیار!

اب نئی منصوبہ بندی ہے جسارت کیلئے | مشورے کچھ ہو رہے ہیں قتل و غارت کیلئے

اک بہانہ چاہیئے ان کو شرارت کیلئے | منتظر ہیں وقت کے اور کھائے بیٹھے ہیں ادھار

ہوشیار اے قومِ مسلم رہزنوں سے ہوشیار!

فتنہ انگیزی کو سختی سے دبانا چاہیئے | اور پاکستاں کو اک جنت بنانا چاہیئے

آزمودہ کو نہ ہرگز آزمانا چاہیئے | مومن اِک سوراخ سے کاٹا نہیں جاتا دوبار

ہوشیار اے قومِ مسلم رہزنوں سے ہوشیار!

مظہر

مرکز میں قربانی

بعض دوستوں کی خواہش ہوتی ہے۔ کہ وہ قربانی کا جانور اپنے مقدس مرکز میں ذبح کریں۔ مگر انہیں اس کا انتظام کرنے والا نہیں ملتا۔ گزشتہ سال کئی دوستوں نے ہمیں روپیہ بھیجا تھا اور ہم نے ان کی طرف سے قربانیاں کر کے ان کی حسب خواہش گوشت تقسیم کر دیا تھا۔ اس سال بھی بعض دوست روپیہ بھیج رہے ہیں۔ اور بھی جو دوست بھیجنا چاہیں بہت جلد براہ راست منی آرڈر کے ذریعہ ہمیں بھیجدیں۔ ہم ان کی یہ خدمت ادا کر دینگے۔ انشاء اللہ۔

عمدہ بکرا ۳۰ - ۳۵ روپیہ میں آتا ہے۔ اور گائے کے حصہ کے لئے ۱۵۔ ۱۶ روپے فی حصہ شمار کر لئے جائیں۔ کمی بیشی بعد میں دیکھ لی جائے گی۔ (افسر لنگر خانہ ربوہ)

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور
مورخہ ۲۸ اگست سنہ ۱۹۵۲ء

حادثۂ فاجعہ

کھیوڑہ کے پاس پانچ میل کے فاصلہ پر ایک پہاڑی سے پاکستان ہوائی فوج کا ایک ہوائی جہاز برسٹل فریٹر ٹکرا کر پاش پاش ہو گیا ہے۔ جہاز میں جہاز کے عملہ سمیت ۱۸ آدمی سفر کر رہے تھے۔ ان میں سے ایک بھی زندہ سلامت نہیں بچا۔ جہاز میں گیارہ ائرفورس افسر جو بمبارڈمنٹ کی پریکٹس کے لئے پشاور جا رہے تھے۔ اور پاکستان سپیشل پولیس کے انسپکٹر جنرل نواب زادہ۔ اعتزاز الدین احمد بھی شامل ہیں۔ آخرالذکر وزیر داخلہ سے گفتگو کرنے کے لئے کوئٹہ تشریف لے جا رہے تھے۔

ہوائی جہاز منگل کی صبح ۶ بجے لاہور کے ہوائی جہازوں کے اڈے سے پشاور جانے کے لئے اڑا۔ اور کھیوڑہ سے پانچ میل کے فاصلہ پر ایک پہاڑی سے ٹکرا گیا۔ حادثہ کی خبر لاہور میں این۔ اے رضوی نے بذریعہ تار دی پاکستان میں ہوائی جہاز کا یہ تیسرا حادثہ ہے۔

پہلا حادثہ پاک ایرویز کمپنی کے ہوائی جہاز کو ملتان کے قریب وہاڑی کے مقام پر نومبر ۱۹۴۸ء میں پیش آیا۔ جس میں پنجاب کے مشہور سیاستدان میجر مقبول محمود اور معروف صنعت کار رفیع بٹ ہلاک ہوئے۔ دوسرا حادثہ پاک ایرویز کمپنی کے ایک جہاز کو دسمبر ۱۹۴۹ء کو جنگ شاہی کراچی کے مقام پر پیش آیا جس میں پاکستانی فوج کے دو مایۂ ناز افسر میجر جنرل افتخار اور بریگیڈیر شیر خان ہلاک ہوئے۔

موجودہ حادثہ گاؤں پڑ سے دو میل کے فاصلہ پر پیش آیا ہے۔ جہاز بالکل تباہ ہو گیا ہے۔ جہاز کا مقبرہ حصہ جسم سے الگ ہو گیا ہے۔ چونکہ ٹکر کی وجہ سے آگ نہیں لگی۔ اس لئے لاشوں کی شناخت ممکن ہے۔ گزشتہ رات تک ۱۶ لاشیں برآمد ہو چکی تھیں۔

یہ ایک نہایت افسوسناک عظیم قومی نقصان ہے۔ جس کے لئے ملک کے ہر بہی خواہ کی آنکھ نمناک ہو جانا چاہیئے۔ اٹھارہ کار آمد قیمتی افراد جن میں گیارہ ہوائی افسر اور پاکستان سپیشل پولیس کے انسپکٹر جنرل جیسی ہستیاں شامل ہیں۔ جن کا نعم البدل ملنا آسان نہیں۔ کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ ابھی حادثہ کی وجوہات معلوم نہیں ہو سکیں مگر قیاس ہے کہ اگر پوری پوری چھان بین کی گئی تو یقیناً صحیح وجوہات دریافت ہو جائیں گی۔

اور ہم امید رکھتے ہیں۔ کہ چھان بین میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا جائے گا۔ تاکہ آئندہ ایسے حادثات کو حتی الوسع روکا جائے۔ اور اگر کسی کی غفلت ثابت ہو۔ تو اس کو قرار واقعی سزا دی جا سکے۔

ہم اس حادثہ فاجعہ کے لئے نہ صرف متوفیان کے پسماندگان سے بلکہ تمام ملک و قوم کے بہی خواہوں سے دلی ہمدردی اور افسوس کا اظہار کرتے ہیں۔

ملتان فائرنگ کی رپورٹ

لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس کیانی نے ملتان کے حادثہ کے متعلق اپنی رپورٹ شائع کر دی ہے۔ اور ملک و قوم نے اس کا مطالعہ کر لیا ہے۔ اور حکومت کو بھی اس کے مندرجات کا علم ہو گیا ہے۔ ہم نے یہ اس لئے عرض کیا ہے کہ اس رپورٹ میں واقعات کے متعلق جو کچھ کہا گیا ہے۔ وہ ملک و قوم کے بہی خواہوں اور حکومت دونوں کے لئے نہایت سبق آموز ہے۔

مسٹر جسٹس کیانی کی رپورٹ سے دو باتیں بڑی وضاحت سے ہمارے سامنے آتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ ایک گروہ جو ملک میں فرقہ پرستی کی بناء پر ملک کے دوسرے گروہ کے خلاف اشتعال انگیزی کی مہم جاری کرتا ہے۔ وہ عوام اور حکومت کو کن خطرناک نتائج تک پہنچا سکتا ہے۔ حکومت کی گولیوں سے عوام کے افراد کی چھ سات ہی سہی موت خاصکر جبکہ حکومت اپنی ہو اور غیر کی نہ ہو کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ مسٹر کیانی کا اپنی رپورٹ میں فرمانا کہ گولی چلانا ناگزیر ہو گیا تھا۔ اس لئے گولی چلانا حق بجانب تھا ظاہر کرتا ہے کہ اشتعال انگیز پروپیگنڈا عوام کالانعام کو کس حد تک قانون شکنی پر آمادہ کر سکتا ہے۔ کہ امن و انتظام قائم کرنے کے لئے وہی لوگ جو عوام کے جان و مال کی حفاظت کے لئے مقرر ہیں اتنے مجبور ہو جاتے ہیں کہ انہی عوام کو جن کی جان و مال کی حفاظت کے وہ ذمہ وار ہیں۔ خود اپنی گولیوں کا نشانہ بنائیں تاکہ مشتعل عوام ملک و قوم کا کوئی اجتماعی ایسا نقصان نہ کر ڈالیں۔ جو ان کی انفرادی جانوں سے زیادہ بیش بہا ہو۔

یہ مسلمہ اصول ہے کہ چھوٹی چیز کو بڑی چیز پر قربان کیا جا سکتا ہے۔ جب عوام اسی نظام کو تہ و بالا کرنے پر تل جائیں۔ جو نظام خود اجتماعی جان و مال کی حفاظت کے لئے برپا کیا گیا ہے۔ تو نظام خود حفاظتی کا بنیادی حق رکھتا ہے۔ اور کوئی دنیاوی یا آسمانی قانون اسکو اس فعل کے لئے ماخوذ نہیں کر سکتا۔ اگر نمک سے اس کی نمکینی چھن جائے۔ تو وہ دوسری چیزوں کو کس طرح نمکین کر سکتا ہے۔ مگر قانون کی حفاظت کے علمبرداروں کو ہی ملیا میٹ کرنے کی کوشش کی جائے۔ تو ملک و قوم کی حفاظت خواب پریشاں ہو کر رہ جائے گی۔

بے شک چھ سات انسانی جانوں کا نقصان انفرادی نقصان ہی نہیں بلکہ عظیم اجتماعی نقصان ہے۔ اور ہمیں اس بات کا بڑا افسوس ہے کہ ان بے چاروں کی جانیں ناحق تلف ہوئی ہیں۔ ان کو اور ان کے لواحقین کو جو سخت نقصان ہوا ہے۔ وہ محض اس لئے ہوا ہے۔ کہ انہوں نے اشتعال انگیزی کرنے والوں کی آواز کو سنکر بلا سوچے سمجھے اس پر عمل کر لیا۔ قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے کی کوشش کی۔ وہ بھولے بھالے تھے وہ نادان تھے۔ وہ خود نہیں گئے۔ بلکہ ان کو ہلاکت کی طرف ہانکا گیا۔ ان کے جذبات کو مصنوعی جوش دلایا گیا۔ وہ اس جوش سے اندھے ہو کر نکل پڑے۔

مسٹر جسٹس کیانی کی رپورٹ سے پتہ چلتا ہے کہ ایک مہینہ پہلے سے شہر میں عوام ایسی حرکات کے مرتکب ہو رہے تھے۔ جو امن شکن کہلا سکتی ہیں۔ حکومت منہ دیکھتی رہی۔ حکومت کی اس نرمی کا نتیجہ یہ ہوا کہ عوام بخت ہو کر قانون شکنی کرتے چلے گئے۔ خود مقامی ذمہ وار زعماء اپنے عمل سے ان کی حوصلہ افزائی کرتے رہے۔ عوام کو حکومت کی نرمی اور مسلم لیگیوں کے عمل سے یقین ہو گیا۔ کہ حکومت بھی ان کے ساتھ ہے۔ ان کے حوصلے بہت بڑھ گئے۔ اور دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی تک بھی ان کے نزدیک کوئی جرم ہی نہ رہی۔ یہاں تک کہ ۱۶ جولائی ۱۹۵۲ء کو پہلی دفعہ سب انسپکٹر مصطفےٰ خان نے اس قانون کا احساس کیا۔ اور دفعہ ۱۴۴ کے حکم کی تعمیل کرانی چاہی۔ اور پولیس مینوں کو مختلف مقامات پر تعینات کیا۔ کہ خلاف قانون جلوس ایک ایک آدمی کی صورت میں گزارا جائے۔

عوام جو ایک مہینہ سے کھل کھیل رہے تھے۔ اس پابندی پر سٹ پٹا اٹھے۔ یہ بات تھی۔ جو عوام کی بنیادی شکایت ہے۔ انہوں نے سب انسپکٹر کی اس فرض شناسی کو "مرزائیت" کی حمائت کا نام دیا۔ اور دوسرے دن یہ مطالبہ لے کر کہ سب انسپکٹر کو تبدیل کر دیا جائے تھانہ کپ پر چڑھائی کر دی۔

ایک پورا مہینہ نرمی ایک بہت بھاری غلطی تھی۔ اگر شروع ہی سے اس فتنہ کو دبانے کی کوشش کی جاتی۔ تو بہت اغلب ہے کہ وہ حادثہ فاجعہ وقوع پذیر نہ ہوتا۔ جس سے ملک و قوم کا اتنا جان و مال کا نقصان ہوا۔ جانوں کا نقصان سخت افسوسناک ہے۔ مگر ایک غریب فرقہ کے افراد کی دوکانوں کا نقصان بھی کوئی کم افسوسناک نہیں ہے۔ اور یہ آخرالذکر نقصان اس وقت ہوا جب ہجوم پر گولی چلائی گئی۔ اور ہجوم کے اکثر حصہ نے الٹ کر بازار کا رخ کیا۔

جو کچھ ہوا سو ہوا۔ اب گیا وقت ہاتھ نہیں آ سکتا۔ البتہ جیسا کہ ہم نے شروع میں عرض کیا ہے۔ ملک و قوم کے بہی خواہ اور مسلم لیگی حکومت اگر چاہے تو اس حادثہ فاجعہ سے نہ بھولنے والا سبق ضرور حاصل کر سکتی ہے۔

کون جھوٹا ہے؟

جو پبلک جلسہ ۲۳ اگست کو دہلی دروازہ میں مجلس عمل کے وفد کراچی کی مراجعت پر وفد کی روئداد سننے کے لئے منعقد ہوا اس کے متعلق آزاد اور روزنامہ زمیندار کی اطلاع ہے۔ کہ ایک لاکھ کے مجمع نے ارکان وفد کی تقاریر سماعت کیں۔ لیکن ان کے بھائی بند "تسنیم" میں "راستباز" کی اطلاع مظہر ہے کہ ۸½ بجے تک صرف دو تین ہزار کا مجمع تھا۔ مگر جلسہ کے دوران میں حاضرین کی تعداد دوگنی تگنی ہو گئی۔ یعنی ۶ سے ۹ ہزار تک کا اندازہ ہے۔ اگر ۹ ہزار ہی سمجھ لیں۔ تو "آزاد" "زمیندار" اور "راستباز" کے اندازہ میں گیارہ اور ایک کی نسبت بنتی ہے۔

خدام الاحمدیہ بجٹ ۵۳-۵۲ء

۳۱ اگست تک بجٹ مرتب کر کے بھجوا دیں

سالانہ اجتماع بالکل قریب آ رہا ہے۔ مجالس کو کافی عرصہ سے آئندہ سال کی آمد کا اندازہ کر کے بھجوانے کے لئے بجٹ فارم بھجوائے جا چکے ہیں۔ ابھی تک بہت کم مجالس نے اس طرف توجہ کی ہے۔ براہ کرم ۳۱ اگست ۵۲ء تک بجٹ فارم مکمل کر کے بھجوا دیں۔ تاکہ مجلس مرکزیہ کا آئندہ سال کا بجٹ تیار کر کے اجتماع کے موقعہ پر نمائندگان کے سامنے پیش کیا جا سکے۔

نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

فتنۂ ربوہ

مولانا اختر علی خاں نے "یوم استقلال" کی تقریب پر مسلمانان پاکستان سے کہا ہے کہ وہ "فتنۂ ربوہ" کے خلاف نبرد آزما ہیں۔

ہمیں یہ دیکھ کر دکھ محسوس ہوتا ہے کہ مسلمان یہ تو سمجھ چکا ہے کہ یہ "فتنہ" بڑا خوفناک ہے مگر اسے ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ اس کا مقابلہ کیسے کیا جا سکتا ہے۔ ہم لوگ جلسوں، جلوسوں اور نعروں پر انحصار کئے ہوئے ہیں حالانکہ مقابلہ کا اصل طریق وہ ہے جسے "بابائے صحافت حضرت مولانا ظفر علی خاں مدظلہ" کئی سال پیشتر بیان کر چکے ہیں۔ مولانا فرماتے ہیں:-

"کان کھول کر سن لو تم اور تمہارے لگے بندھے مرزا محمود کا مقابلہ قیامت تک نہیں کر سکتے۔ مرزا محمود کے پاس قرآن ہے قرآن کا علم ہے۔ مرزا محمود کے ساتھ ایسی جماعت ہے جو تن من دھن اس کے اشارہ پر اس کے پاس نچھاور کرنے کو تیار ہے۔ تمہارے پاس کیا ہے گالیاں اور بدزبانی۔ میں حق بات کہنے سے باز نہیں رہ سکتا۔ اگر تم نے مرزا محمود کی مخالفت کرنی ہے تو پہلے قرآن سیکھو۔ مبلغ تیار کرو۔ عربی مدرسہ جاری کرو۔ اگر مخالفت کرنی ہے تو غیر ممالک میں ان کے مقابلہ میں تبلیغ اسلام کرو۔"

(از خوفناک سازش مصنفہ مظہر علی اظہر)

ختم نبوت نہیں سیاست کا جھگڑا ہے

گذشتہ سال احراری امیر شریعت نے کراچی میں تقریر کرتے ہوئے کہا:-

"مجھے یہ معلوم کر کے بے حد دکھ ہوا کہ آپ میں سے بعض حضرات آج بھی احرار اور مرزائیت کی کشمکش کو مذہبی تنازعہ سمجھ رہے ہیں" (آزاد ۱۱ مئی ۱۹۵۱ء)

معلوم ہوا "ختم نبوت" تو دنیائے اسلام کے دل و دماغ کا مذہبی مسئلہ ہے۔ مگر موجودہ احراری تحریک جو "ختم نبوت" کی آڑ میں رقص کر رہی ہے خالصۃً سیاسی اور غیر مذہبی مصالح پر مبنی ہے

نظامِ کفر میں نعرۂ حق

ایک صاحب نے "آزاد" میں لکھا ہے کہ تحریک احمدیت انگریز کی پیداوار ہے۔ مقالہ نویس ماشاء اللہ اچھے ادیب اور افسانہ نگار معلوم ہوتے ہیں۔ مگر زیادہ اچھا ہوتا کہ وہ اپنے پیش کردہ "حقائق" کے ثبوت میں "آزاد" کا مندرجہ ذیل بیان بھی درج فرما دیتے۔

"مرزا صاحب کو ٹوڈی اور سرکاری نبی بتانے والے حضرات شاید مضحکہ اڑائیں گے لیکن حقیقت یہی ہے کہ مرزا صاحب نے تقدس کی دوکان محض شکم پروری کے لئے کھولی تھی۔ لیکن ترقی کر کے سلطنت پر قائم ہونے کا لائحہ عمل بھی مشروع سے ان کے پیش نظر تھا اور انہیں آغاز سے اس مطلب کے الہام بھی ہوا کرتے تھے چنانچہ مرزا صاحب کا پہلا الہام ۱۸۶۸ء یا ۱۸۶۹ء میں ہوا یہ تھا کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔"

"گو بادشاہوں کی متابعت کا کشف یا خواب کبھی پورا نہ ہو لیکن اس سے کم از کم مرزا صاحب کی ذہنی کیفیت۔ ان کے خیالات کی بلند پروازی ان کی اولوالعزمی کا ضرور پتہ دیتا ہے۔ آخر کیوں نہ ہو قوم کے مغل تھے اور رگوں میں تیموری خون دوڑ رہا تھا۔ میرے خیال میں مرزا صاحب نے قیام سلطنت کی جن آرزؤں کو اپنے دل میں پرورش کیا وہ قابل صد ہزار تحسین تھیں۔"

پھر موجودہ امام جماعت ایدہ اللہ کے متعلق لکھا:-

"یہ معلوم کرنا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ عرصہ سے میاں محمود کے سر میں یہ خبط سما چکا ہے کہ وہ انگلستان کے پایہ تخت لنڈن پر مرزائی پرچم لہراتا دیکھیں گے اور انگلستان و ہندوستان کی شہنشاہی کا تاج مرزا محمود کے سر پر رکھا جائے گا" (۲۴ نومبر ۱۹۵۰ء)

ارشاد فرمائیے۔ کیا نظام ہائے باطل میں نعرۂ حق بلند کرنے والے اور خصوصاً ہندو انگلستان پر خدا کا جھنڈا گاڑنے والے قائلہ انگریز کے سپاہی کہلاتے ہیں یا اسلام کے مجاہد!!۔

انگریز کی خدائی کے وعظ

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری فرماتے ہیں:-

"خدا نے کبھی کسی جھوٹے مدعی نبوت کو سرسبزی نہیں دکھائی۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا میں باوجود غیر متناہی مذہب ہونے کے جھوٹے نبی کی امت کا ثبوت مخالف بھی نہیں بتلا سکتے۔ دعویٰ نبوت کا ڈبہ مثل زہر کے ہے جو کوئی زہر کھائے گا۔ ہلاک ہوگا۔ نظام عالم میں جہاں اور قوانین الٰہی ہیں وہاں یہ بھی ہے کہ کاذب مدعی نبوت کو سرسبزی نہیں ہوتی"

(تفسیر مقدمہ ثنائی ص۱۷)

اس عبارت کے بعد مشہور اہلحدیث مولانا اسحٰق صاحب کا بیان ملاحظہ فرمائیے:-

"سیاسی لحاظ سے انگریز ایسی زبردست طاقت اس کی (جماعت احمدیہ کی ناقل) پشت پناہ ہے اور وہ صرف پاکستان اور ہندوستان میں ہی نہیں بلکہ پوری دنیا میں وسیع پیمانہ پر اس فتنہ کی آبیاری کر رہی ہے یہی وجہ ہے کہ اس سے پہلے جن لوگوں نے اس کوچہ میں قدم رکھا۔ وہ ایک مدت کے بعد خود بخود ختم ہو گئے۔ مگر مرزائیت کے شجرہ خبیثہ نے پوری دنیا میں اپنی جڑیں پھیلا دی ہیں۔"

(اخبار الاعتصام [illegible] ۱۹۵۲ء)

آپ سمجھے مولانا کا وعظ!! فرماتے ہیں کہ خدا کے وہ قانون جو اس نے ابتدائے عالم سے جاری کر رکھے تھے چودھویں صدی میں انگریز کی "بے پناہ طاقت" سے پاش پاش ہو چکے ہیں۔ گویا (نعوذ باللہ) خدا چھوٹا خدا بن گیا ہے اور انگریز بڑا خدا۔

شہید کربلا کی ہتک کا شوق

حضرت مرزا صاحب مقام شہادت کی رفعتوں کو چند فارسی اشعار میں پیش کرتے ہیں:

ہر زمانے قتیل تازہ بخواست
غازۂ روئے او دم شہداست

ایں سعادت چو بود قسمت ما
رفتہ رفتہ رسید نوبت ما

یعنی ہر زمانہ میں دین کی خاطر تکلیف اور مصائب برداشت کرنے والے لوگ پیدا ہوتے رہے ہیں گویا زمانہ ہمیشہ ہی شہداء کی تلاش میں رہتا ہے اور شہداء کا خون ہی وہ غازہ ہے جو زمانہ کے چہرہ کو زینت دیتا ہے۔ یہ سعادت چونکہ ہماری قسمت میں بھی تھی رفتہ رفتہ ہماری نوبت بھی آگئی۔

پھر اپنی مشکلات کا درد انگیز رنگ میں یوں ذکر فرماتے ہیں:-

کربلا ایست سیر ہر آنم
صد حسین است در گریبانم

یعنی میرے لئے اسلام اور محمد رسول اللہ ﷺ کے دشمن نے ہر وقت ہی کربلا بنا رکھا ہے اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ میرے گریبان میں ایک حسین نہیں بلکہ سو حسین نظر آتے ہیں جن کے قتل کرنے کے لئے دشمن ہر وقت کوشاں رہتا ہے۔

مقام شہادت اور اس کی روشنی میں اپنی مظلومیت کا کیا حقیقت افروز نقشہ کھینچا ہے۔

مگر افسوس بعض لوگ جنہیں شہید کربلا کی ہتک کا شوق ہے۔ انہی اشعار کو غلط معنے دے کر حضرت سید الشہداء کی ہتک کرتے ہیں اور اس کا نام "عشق حسین" رکھتے ہیں۔

علامہ نوعی کا ایک شعر

حضرت علامہ نوعی کا ایک شعر ہے:

کربلائے عشقم و لب تشنہ سر تا پائے من
صد حسین کشتہ در ہر گوشۂ صحرائے من

یعنی میں کربلائے عشق ہوں اور سر تا پا لب تشنہ ہوں اور میرے صحرا کے ہر گوشہ میں سو سو حسین مقتول و شہید پڑے ہوئے ہیں۔

جماعت احمدیہ کو بدنام کرنے والا گروہ بتائے کہ کیا اس شعر سے حضرت امام حسین کی ہتک تو نہیں ہوئی؟

ظفر اللہ خاں کے متعلق احراری نظریہ

"آزاد" لکھتا ہے۔

[illegible]
شروع ہوا تو ایک ضرورت یہ بھی پیش آئی کہ ایسے لوگوں کو مرزائیت کے حلقۂ ارادت میں شامل کر دیا جائے جن کی سرکاری پوزیشن اس قابل ہو کہ لوگ دیکھ کر متوجہ ہوں۔ سر ظفر اللہ سرکاری آدمیوں میں سے ایک ہیں۔" (آزاد ۱۳ اگست ۱۹۵۲ء)

گویا "آزاد" کا نظریہ یہ ہے کہ چودھری صاحب جن کی عمر قریباً پچپن سال ہے۔ احمدیت کی ۶۳ سالہ تحریک کے آغاز کے وقت وزیر خارجہ نہیں تھے۔ مگر احمدیت نے ایسی تدبیریں شروع کر دی تھیں۔ کہ انہیں بڑا سرکاری عہدہ مل جائے جس سے لوگ احمدیت کی طرف متوجہ ہوں چونکہ انہیں وزیر خارجہ قائد اعظم نے بنایا ہے اس لئے اس کے یہ معنے ہیں کہ وہ بھی اس سازش میں شریک تھے۔ لعنۃ اللّٰہ علی الکاذبین۔

بدحواسی کی انتہا

مولانا اختر علی صاحب نے مرکزی وصوبائی ملازم کے متعلق حکومت پاکستان کے تازہ حکم پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"مسلمانوں کو یہ معلوم کر کے بے حد مسرت ہوئی کہ وزیر اعظم کے اس وعدے کے مطابق حکومت پاکستان نے ۱۴ اگست کو ایک پریس نوٹ جاری کر دیا ہے جو فتنہ مرزائیت کے لئے یقیناً پیغام موت ثابت ہوگا۔ اس اعلامیہ میں مرزائیوں کو سرکاری دفاتر میں فتنہ ارتداد پھیلانے کی ممانعت کر دی گئی ہے"

اختر علی کے "پیغام موت" کی تشریح تسنیم کے الفاظ میں سنئے۔ لکھتا ہے۔

"اس حکم کے معنی یہ ہیں کہ حکومت پاکستان نے اس خاص فرقے کو واقعی مسلمانوں کے ایک فرقہ کی حیثیت دیدی ہے حالانکہ مسلمانوں کا متفقہ مطالبہ ہے کہ یہ ہمارے اندر کا فرقہ نہیں بلکہ الگ امت ہے۔"

(تسنیم ۱۷ اگست ۱۹۵۲ء)

ہمیں مولانا کی حواس باختگی کو دیکھ کر لطف آتا ہے کہ اپنے مطالبہ کی "موت" کا پیغام سن کر جشن مسرت کا اہتمام فرما رہے ہیں۔

درخواست دعاء

مکرم مولوی سلطان علی صاحب (سابق کچھر وچھی) امیر جماعت احمدیہ گھسیٹ پورہ (ضلع لائلپور) ایک عرصہ سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہیں۔ کمزور بہت ہیں۔ نیز بوجہ مالی تنگی کے کئی ایک مشکلات سے دوچار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ہر حال میں ان کا حامی و مددگار ہو۔ آمین

خاکسار محمد [illegible] ربوہ [illegible]

اسلامی سلطنت کا بنیادی اصل اور مسلمان کی آئینی تعریف

جناب مولوی ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کا اعترافِ حق!!

از مکرم مولوی ابوالعطاء صاحب فاضل پرنسپل جامعہ احمدیہ

پاکستان کی اسلامی سلطنت کے آئین میں مسلمانوں کی عمومی تعریف کیا ہو؟ اس بارے میں خاکسار نے جناب مولوی ابوالاعلیٰ صاحب مودودی کی خدمت میں ۱۵ر جولائی کی ملاقات میں حدیث نبوی من صلی صلاتنا واستقبل قبلتنا و أکل ذبیحتنا فذالک المسلم الذی لہ ذمۃ اللہ وذمۃ رسولہ فلا تخفروا اللہ فی ذمتہ پیش کی تھی۔ اس وقت مولوی صاحب موصوف نے اس تعریف کو تسلیم نہیں فرمایا تھا۔ البتہ اس پر غور کرنے کا وعدہ کیا تھا جیسا کہ میں الفضل ۳۰ر جولائی میں شائع کر چکا ہوں۔ اب کراچی کے روزنامہ "جنگ" کے استقلال نمبر میں جناب مودودی صاحب کا جو مضمون شائع ہوا ہے اس سے ظاہر ہے۔ کہ آپ نے بعد غور اس تعریف کو تسلیم کر لیا ہے۔ آپ نے لکھا ہے کہ:۔

اسلامی حکومت کا چوتھا اصول یہ ہے کہ اس میں لوگوں کو جان و مال اور عزت کے تحفظ کی جو ضمانت دی جائے گی وہ کسی فرد یا گروہ کی طرف سے نہیں بلکہ خدا اور رسول کی طرف سے دی جائے گی۔ اور قانون خداوندی کے سوا کسی دوسرے قانون کے تحت، کسی شخص کے ان بنیادی حقوق پر ہاتھ نہ ڈالا جا سکے گا۔ اس دستوری قاعدے کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے:۔

جس شخص نے وہ نماز ادا کی جو ہم کرتے ہیں۔ اس قبلہ کی طرف رُخ کیا جس کی طرف ہم رخ کرتے ہیں۔ اور ہمارا ذبیحہ کھایا۔ وہ مسلمان ہے۔ جس کے لئے اللہ اور اس کے رسول کا ذمہ ہے۔ پس تم اللہ کے دیئے ہوئے ذمے میں اس کے ساتھ دغابازی نہ کرو

اس کے صاف معنے یہ ہیں کہ اسلامی حکومت میں شہریوں کو سارے حقوق کی جو ضمانت دی جاتی ہے، وہ دراصل خدا اور رسول کی طرف سے ہنا بنا دی جاتی ہے۔ اور اگر کوئی حکومت یہ ضمانت دینے کے بعد قانون الٰہی کے سوا کسی دوسرے طریقے پر شہریوں کے اس حق کو چھینے تو وہ دراصل خدا کے ساتھ دغابازی کی مجرم ہے۔ (روزنامہ جنگ کراچی ۱۴ر اگست ۵۲ء)

میرے نزدیک جناب مودودی صاحب کا بیان اور استدلال بالکل واضح ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ وہ اسلامی حکومت کے آئین میں مسلمان کی وہ عمومی تعریف ماننے کے لئے تیار ہیں جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مذکورہ بالا حدیث میں درج ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ اس تعریف کے رو سے تمام مسلمان کہلانے والے فرقے پاکستان کے آئین میں مسلمان قرار پائیں گے۔ کیونکہ وہ سارے کے سارے ان شرائط کے پابند ہیں۔ جو حدیث نبوی میں مذکور ہیں۔ وہ سب آنحضرتؐ والی نماز پڑھتے ہیں۔ آنحضرتؐ کے قبلہ کی طرف رخ کرتے ہیں۔ اور مسلمانوں کا ذبیحہ کھاتے ہیں۔ اس فیصلہ نبوی سے ان علماء کی تکفیر بازی پاکستان کے آئین میں خلل انداز نہ ہو سکے گی۔ جن کے متعلق جناب عبدالمجید صاحب سالک نے شکوہ کیا ہے کہ:۔

"ان حضرات میں اکثریت ایسے لوگوں کی ہے جو پاکستان ہونے کے بعد بھی بدستور فرقہ آرائی اور تکفیر میں مصروف ہیں۔ اور یہ ہماری معاشرتی زندگی کا نہایت دردناک پہلو ہے۔"

("جنگ" کراچی ۱۴ر اگست ۵۲ء)

اگر پاکستان کی حکومت اور مجلس دستور ساز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ مسلمان کی اس تعریف کو آئین کی اساس قرار دیدے تو غالباً تکفیر کے مکروہ شغل میں مشغول علماء کو کوئی اور مفید کام کرنے کا موقع مل سکے گا۔

جناب مودودی صاحب کے مذکورہ بالا اقتباس سے عیاں ہے۔ کہ وہ حدیث نبوی میں بیان شدہ تعریف مسلمان کو ماننے پر آمادہ ہیں۔ صرف ایک خدشہ ہے اور وہ یہ کہ اس شذرہ کی اشاعت پر وہ یہ نہ فرما دیں کہ میں نے تو اس حدیث کو اپنی نظر بندی کے مدنظر پیش کیا تھا مگر کس نے یہ استدلال کرنا شروع کر دیا کہ میں مسلمان کی اس تعریف کو حکومت پاکستان کے آئین کا جزو ماننے کے لئے تیار ہوں۔ حالانکہ اس تعریف کی رو سے تو "قادیانیوں" کو بھی مسلمان ماننا پڑے گا۔ جس کیلئے میں تیار نہیں ہوں . . . . بہرحال دیکھا جائے گا کہ مولانا اب کیا فرماتے ہیں؟

مذہبی اعتقاد کی بناء پر وزارت سے علیحدگی کا مطالبہ جنون ہے!

ظفر اللہ خاں کو وزیر خارجہ منتخب کرنے پر حضرت قائد اعظم کو فخر تھا

احراری اخبار "حکومت" کا نادانستہ اعلان حق

از مکرم مولوی ابوالعطاء صاحب فاضل پرنسپل جامعہ احمدیہ

روزنامہ "مسلمان" کراچی کا جو مقالہ احراری اخبار "حکومت" نے اپنی تائید میں نقل کیا ہے اس میں جناب ایڈیٹر صاحب "مسلمان" لکھتے ہیں:۔

"اس مسئلہ (ختم نبوت) کے تعلق سے پاکستان بھر میں عام ہجوم انتشار اور بحران پیدا ہو گیا ہے۔ وہ صرف اس قدر ہے کہ قادیانی اعتقادات رکھنے والے افراد سے اعلیٰ عہدے چھین لئے جائیں۔ انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیدیا جائے۔ اور وزارت خارجہ سے چودھری ظفر اللہ خان کو محض اس بنیاد پر سبکدوش کر دیا جائے کہ وہ قادیانی عقائد رکھتے ہیں۔ اور ختم نبوت کے قائل نہیں ہیں۔ لیکن کیا کسی وزیر کی برطرفی محض اس کے قادیانی عقیدہ کی بناء پر عمل میں آسکتی ہے۔ ہم اس کے متعلق تفصیل سے بحث کرنا چاہتے ہیں۔ ہمارے نزدیک اس کا مختصراً جواب یہ ہے کہ بنیادی طور پر کسی وزارت سے علیحدگی یا برطرفی کی اساس مذہبی اعتقاد نہیں ہونا چاہیئے۔ ہمیں تسلیم ہے کہ چوہدری ظفر اللہ خان قادیانی طبقہ کے پیرو ہیں۔ اور ختم نبوت پر ایقان نہیں رکھتے[1]۔ لیکن یہ سوال کہ انہیں اس جرم میں وزارتی صف سے نکال باہر کیا جائے۔ مضحکہ خیز ہے۔ اس وقت ہمیں صرف پاکستانی عوام اور یہاں کی رائے عامہ ہی کی طرف نہیں دیکھنا ہے۔ بظاہر یہ مسئلہ پاکستان کا داخلی مسئلہ ہے۔ لیکن اس کی نوعیت اور وسعت بین الاقوامی رائے عامہ کو جھنجھوڑے بغیر نہیں رہے گی۔ ہمیں یہ دیکھنا ہو گا کہ ہماری حکمت عملی کس طرح عالمی رائے عامہ تک رسائی حاصل کرے گی۔ اور دنیا ہمیں کن نگاہوں سے دیکھیگی۔ وزارت خارجہ سے چودھری ظفر اللہ کی علیحدگی ایک داخلی مسئلہ ہے۔ جو خارجی مسئلہ بنے بغیر نہیں رہے گی۔ یہی نہیں بلکہ خارجی عوامل کی اثر اندازی ہمہ گیری نہیں کسی مہیب خطرہ سے بھی دوچار کر دے گی۔ یہی ایک بنیادی وجہ رہی ہے جس کی بنیاد پر ہم نے اپنے گذشتہ مقالات میں سیاسی پاگلوں کی طرح وزارت خارجہ سے چوہدری ظفر اللہ کی علیحدگی کا مطالبہ نہیں کیا۔"

("حکومت" کراچی ۲۱ر اگست ۵۲ء بحوالہ مسلمان)

اسی مضمون میں ایڈیٹر صاحب "مسلمان" نے چوہدری ظفر اللہ خانصاحب کے بارے میں لکھا ہے کہ:۔

"ہمیں یاد ہے موصوف اور موجودہ گورنر جنرل ایسے اشخاص ہیں۔ جن کے تدبر و معاملہ فہمی اور کارکردگی پر خود قائد اعظم کو بھی فخر رہا ہے۔ جس کو ان کی زندگی کی ساری کامرانیوں، مسرتوں اور شادکامیوں کا شاہکار کہا جا سکتا ہے۔"

(احراری اخبار حکومت ۲۱ر اگست ۵۲ء بحوالہ مسلمان)

عربی زبان کی ضرب المثل ہے۔ الفضل ما شہدت بہ الاعداء کہ خوبی وہ ہے۔ جس کا دشمن بھی اعتراف کرے۔ احراری اخبار نے روزنامہ مسلمان کراچی کا مذکورہ بالا مضمون اپنی تائید کے لئے اپنے صفحات میں نقل کیا ہے۔ مگر مندرجہ بالا ہر دو اقتباس صاف بتا رہے ہیں کہ چوہدری ظفر اللہ خانصاحب کا انتخاب ان کے تدبر، معاملہ فہمی اور کارکردگی کی وجہ سے قائد اعظم مرحوم نے فرمایا تھا۔ نیز یہ کہ مذہبی بنیاد پر ان کی برطرفی کا مطالبہ سیاسی پاگلوں کا وطیرہ ہے کیا احراری اخبار نے اپنے خلاف ڈگری نہیں دے دی؟ ناظرین کرام! مدیر "مسلمان" نے جن امور کی طرف اشارہ کیا ہے ان کی روشنی میں ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ اس وقت چوہدری ظفر اللہ خانصاحب کی برطرفی کا مطالبہ کرنا صرف ان لوگوں کا کام ہے۔ جو پاکستان کی بربادی اور تخریب کے درپے ہیں۔ یہی وہ نقطہ ہے جہاں پر احراری اور مودودی صاحبان فوراً اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ کوئی صحیح الدماغ پاکستان کا مخلص اس مرحلہ پر یہ مطالبہ نہیں کر سکتا۔ وزارتیں ادلتی بدلتی رہتی ہیں لیکن مذہبی عقائد کی بناء پر کسی وزیر کی برطرفی کے مطالبہ سے فتنہ کا وہ دروازہ کھلے گا کہ اس ملک میں سنیوں، شیعوں، اہلحدیثوں اور احمدیوں کے عقائد کی بناء پر روزمرہ [illegible] برطرفیاں ہونی شروع ہو جائیں گی۔ اور [illegible]

[1] یہ محض غلط فہمی ہے۔ جماعت احمدیہ صدق دل سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتی ہے۔ احمدی ہونے کے لئے ختم نبوت پر ایمان لانا فرض ہے۔ ہمارا موجودہ علماء سے صرف معنی و تعبیر کا فرق ہے۔ (ابوالعطاء)

نام نہاد آل پارٹیز مسلم کنونشن کے وفد کا خود بیان کردہ حشر

ان کے حلیف مودودیہ اخبار "تسنیم" کے "راستباز" کے قلم سے

پس منظر

۹ اگست کی بات ہے۔ جب موچی دروازہ کے باہر باغ میں ایک عظیم الشان اجتماع عام کے سامنے مولانا امین احسن صاحب اصلاحی نائب صدر مجلس عمل نے وہ محضرنامہ پڑھ کر سنایا۔ جسے مجلس عمل نے اس غرض کے لئے مرتب کیا تھا۔ کہ عوام کی تائید کے ساتھ اس محضرنامہ کو مجلس کے نمائندہ ایک وفد کے ذریعہ وزیر اعظم پاکستان کی خدمت میں پیش کیا جائے۔ محضرنامہ پڑھنے کے بعد مولانا نے حاضرین سے اس کی تائید حاصل کی۔ اور بتایا کہ اب ہمارا یہ وفد جو مولانا ابو الحسنات، مولانا مرتضیٰ احمد میکش ماسٹر تاج الدین انصاری اور شیخ حسام الدین پر مشتمل ہے۔ اس محضرنامہ کو وزیر اعظم پاکستان کی خدمت میں پیش کرے گا۔ اور ان سے اس کا جواب ۔۔۔ ایک لفظ میں ہاں یا نہیں کی صورت میں ۔۔۔۔ لیکر دوبارہ اسی قسم کے اجتماع عام میں پیش کرے گا۔

عوام منتظر تھے۔ بلکہ بے چین تھے کہ دیکھئے ہمارے اس مطالبۂ حق کے ساتھ ہمارے مسلمان حکمران کیا سلوک کرتے ہیں۔ خدا خدا کر کے ارکان وفد کراچی سے واپس آئے مگر آتے ہی وہ فوراً اجتماع عام منعقد نہ کر سکے۔ اس لئے کہ انہیں پہلے مجلس عمل کے اجلاس میں اپنی سرگزشت سنانا تھی۔ خیر یہ بھی ہو گیا۔ اور اگلے روز اخبارات میں یہ خبر دیکھ کر لوگوں کو حیرت بھی ہوئی اور افسوس بھی۔ اس لئے کہ یہ وفد کراچی سے مطمئن ہو کر نہیں آیا تھا۔ جواب تو اگرچہ کسی حد تک معلوم ہو گیا تھا مگر باوجود اس کے عوام چاہتے تھے۔ کہ وہ ساری تفصیلات جلد سے جلد معلوم ہوں جو اس وفد کو وزیر اعظم سے گفتگو کرنے کے دوران میں پیش آئیں۔

جلسۂ عام

۲۳ اگست کی شام کو اطلاع ملی کہ آج اس سلسلہ میں ایک پبلک جلسہ منعقد ہونے والا ہے۔ جس میں ہمیں معلوم ہو سکے گا۔ کہ ہمارے جذبات کو مملکت پاکستان کے وزیر الحاج خواجہ ناظم الدین صاحب نے کس حد تک محسوس کیا ہے۔ اور ان جذبات کا احترام یا بے حرمتی کہاں تک کی گئی ہے۔

بے دستوری

جلسہ عام کا وقت ½ ۸ بجے مقرر کیا گیا تھا ہم نے دیکھا کہ ۔۔۔۔۔ دو تین ہزار شہری کچھ بیٹھے کچھ کھڑے جلسہ گاہ میں موجود تھے مگر سٹیج پر ابھی کوئی ذمہ دار آدمی موجود نہ تھا۔ اس وقت ٹھیک ساڑھے آٹھ بج رہے تھے۔ نظموں کا سلسلہ شروع ہو گیا نظمیں کچھ اشتعال انگیز قسم کی گا گا کر پڑھی جا رہی تھیں۔ ۹ بجے تک یہی دستور بدستور جاری رہی ۹ بج کر دس منٹ پر مولانا ابو الحسنات صاحب تشریف لے آئے۔ ان کے فوراً ہی بعد دوسرے مقررین بھی آنے شروع ہو گئے۔ سوا نو بجے کے قریب تلاوت قرآن کے بعد مولانا ابو الحسنات صدر جلسہ نے مائیکروفون پر آ کر اپنی تقریر شروع کی۔ اس وقت تک حاضرین کی تعداد دگنی تگنی ہو چکی تھی۔

مولانا نے خطبہ مسنونہ کے بعد قرآن پاک کی آیت ماکان محمد ابا ۔۔۔۔۔۔ پڑھی اور فرمایا کہ اس آیت کے پڑھنے سے میری مراد یہ نہیں تھی۔ کہ میں اور ختم نبوت میں کوئی لمبی چوڑی تقریر کرنے والا ہوں۔ یہ تو محض اس لئے پڑھی ہے کہ اس آیت کے پڑھنے والے جیل جا چکے ہیں۔ اس لئے میں نے بھی یہ جرم کرنا پسند کیا ہے۔ بعد ازاں آپ نے وزیر اعظم صاحب سے اپنی ملاقات کی روداد سنانے سے پہلے فرمایا۔

"اگر انگریز ہوتا۔ تو ہمارا پہلا قدم کسی اور صورت میں اٹھتا۔ مگر آج حکومت ہم ہیں۔ ارکان حکومت چھوٹی سرکار کے غلام ہیں۔ اب ہم اس کے سوا اور کیا کہہ سکتے ہیں۔ کہ صاحب ہمارے یہ مطالبات ہیں۔ ہم آپ کے دست نگر ہیں۔ آپ برسر اقتدار ہیں ہمارا مطالبہ پامال نہ ہونے پائے"۔

مولانا نے وزیر اعظم صاحب سے ملاقات کی راہ میں اپنی مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ سیکرٹری صاحب سے ہم بار بار پوچھتے ہیں۔ کہ کب ملاقات ہو گی وہ فرماتے۔ دیکھئے میں کوشش کر رہا ہوں۔ ان کی طبیعت ناساز ہے۔

وزراء سے وفد کی ملاقات

اس کے بعد مولانا ابو الحسنات صاحب نے کہا۔

"پھر ہمیں اطلاع ملی۔ کہ میمورنڈم دوبارہ مطالعہ فرمایا جا چکا ہے۔ اب آپ کو ملاقات کی دعوت دی جا رہی ہے گفتگو پر اندازہ ہوا۔ کہ خواجہ صاحب نہایت سمجھدار معاملہ فہم اور سنجیدہ آدمی ہیں۔ عوام میں ان کے متعلق غلط فہمی ہے۔ اور کچھ خوش فہمی ۔۔۔ گفتگو کے دوران میں خواجہ صاحب نے کہا کہ انہوں نے سارا بیان سن لیا اور میمورنڈم بھی پڑھ لیا ہے۔ مگر آج جواب نہیں ملیگا۔ بس آپ جانتے ہیں "میں بھی مسلمان ہوں اور حکومت بھی اسلامی"۔ میں نے کہا۔ بس میں مطمئن ہوں۔ خواجہ صاحب نے ہماری تواضع بھی بہت کی۔

مولانا نے یہ بھی انکشاف کیا۔ کہ اس موقع پر کچھ دوسرے منسٹر بھی شریک گفتگو تھے۔ جن میں سے ایک کے علاوہ سب ہمارے ہمنوا تھے۔ اس پر حاضرین میں سے ایک نے اٹھ کر کہا کہ اس کا نام بتایا جائے کہ جس نے مخالفت کی مگر مقرر نے نام بتانے سے انکار کر دیا۔

سرکاری کمیونک

اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے موصوف نے کہا۔ کہ دوسری ملاقات ۱۹ اگست کو ہوئی جس میں وزیر اعظم نے حکومت کے جاری کردہ اس کمیونک کا ذکر کیا جس میں سرکاری افسروں کو فرقہ وارانہ تبلیغ سے منع کرنے کی ہدایت جاری کی گئی تھی۔ اس پر ہم نے سر ظفر اللہ کا وہ بیان پیش کیا جو اس کمیونک کی خلاف ورزی کرتے ہوئے انہوں نے جاری کیا تھا۔

رازدارانہ گفتگو

رازدارانہ گفتگو مولانا نے ایک بات بتا کر سامعین کو کچھ سوچنے پر مجبور کر دیا۔ اور کچھ کچھ مایوس بھی کیا۔ وہ بات یہ تھی۔ کہ وزیر اعظم صاحب نے گفتگو کے دوران میں ارکان وفد سے کہا۔ کہ ساری باتیں پریس میں نہ دے دینا۔ یہ ہماری دوستانہ گفتگو ہے۔

مرزائیوں کو اقلیت قرار دینے سے متعلق مطالبہ پر گفتگو کرتے ہوئے جب وزیر اعظم نے اسے ایک دستوری مسئلہ بتایا۔ تو ارکان وفد نے (بقول مقرر) سوال کیا۔ کہ آپ کا رویہ اس مسئلہ کے متعلق اسمبلی میں کیا ہو گا۔ انہیں نے فرمایا۔ "میں اپنی رائے کا اظہار وہیں کروں گا"

تیسرے مطالبہ کے متعلق وزیر اعظم نے ارکان وفد سے کہا۔ کہ یہ صوبے سے متعلق ہے۔

مطالبات کے سلسلے میں وزیر اعظم کے یہ جوابات عوام تک پہنچانے کے بعد مقرر نے پورے جوش سے فرمایا کہ:۔

"پاکستان بنایا تو علماء اور پیروں نے اب یہ مطالبہ بھی منظور کرائیں گے۔ تو یہی لوگ آپ مجلس عمل پر اعتماد رکھیں۔ پُرامن رہیں۔ ہم نے جلسوں کا پروگرام بنا لیا ہے آپ متحد رہیں"

مولانا مرتضیٰ احمد خان میکش کی تقریر

ان کے بعد میکش صاحب کی باری آئی۔ بات تو صاف ہو چکی تھی۔ اور انتظار بھی ختم ہو گیا تھا۔ مگر مزید دلچسپی اگر تھی۔ تو صرف یہ کہ دیکھئے شاید کوئی اور انکشاف بھی ہو۔ خیر تو انکشافات ہوئے اور خوب ہوئے۔

ہمارا ایک مسلمان وزیر

میکش صاحب نے ایک وزیر صاحب کا تذکرہ کرتے ہوئے بتایا۔ کہ انہوں نے فرمایا تھا:۔

"میرے والدین نے تو مجھے مذہبی تعلیم ہی نہیں دی۔ اسلئے اس مسئلہ سے متعلق مجھے کوئی واقفیت نہیں ہے"۔

میکش صاحب نے مزید بتایا۔ کہ گفتگو کے دوران میں ہم نے سرکاری حلقوں کے ایک غلط استدلال کی تردید بھی کی۔ وہ غلط استدلال یہ تھا۔ کہ دوسرے ممالک میں تو اقلیتیں خود اپنے حقوق محفوظ کرایا کرتی ہیں۔ اور یہاں اکثریت مطالبہ کر رہی ہے کہ ان کو اقلیت قرار دو۔۔۔۔۔

میکش صاحب نے ایک نہایت ہی عجیب بات سامعین کو سنائی وہ یہ تھی۔ کہ انہوں نے (میکش نے) وزیر اعظم سے کہا۔ کہ آپ کسی غیر مسلم کو ہندو کو مرزائی کو وزیر خارجہ بنا سکتے ہیں مگر ۔۔۔۔۔۔ انہوں نے اس کمیونک کا بھی ذکر کیا اور کہا کہ:۔ وزیر اعظم صاحب کہہ رہے تھے۔ کہ آپ بہت بڑی بات لئے جا رہے ہیں میکش صاحب کہہ رہے تھے۔

"وزیر خارجہ کی علیحدگی کے مسئلہ پر وزیر اعظم نے ہمیں ٹالا ہے ہم مطمئن نہیں ہو سکے"۔

ایک بہت بڑے سرکاری افسر کے ارتداد کا حوالہ دیتے ہوئے جب میکش صاحب نے وزیر اعظم کی توجہ اسکی طرف مبذول کرائی۔ اور کہا کہ سر ظفر اللہ کی موجودگی سے یہ نقصان ہو رہا ہے تو وزیر اعظم صاحب نے فرمایا۔

one swallow does not make a summer

(گویا ان کے نزدیک ایک مسلم کا مرتد ہو جانا کوئی بڑی بات نہیں۔ اور اس سے صحیح حالات کا اندازہ لگانا ممکن نہیں ہے)

آخر میں میکش صاحب نے فرمایا کہ ہم نہ تو کامیاب ہوئے ہیں اور نہ ناکام، نہ مطمئن ہیں اور نہ مایوس حقیقت یہ ہے کہ ایک حد تک کامیابی ہوئی ہے۔

تاج الدین انصاری کی تقریر

تیسرے مقرر تاج الدین انصاری صاحب تھے۔ آپ تو بہت ہی خوش تھے۔ اور مولانا ابو الحسنات صاحب کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرتے رہے آپ فرما رہے تھے کہ یہ کامیابی آپ ہی کی بدولت ہے۔ ہم تو پہلے کئی مرتبہ ان محفلوں میں گئے۔ مگر بالکل ناکام واپس لوٹے۔

کلیم کا ذکر ماسٹر صاحب نے بھی کیا۔ اور فرمایا کہ یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ سر ظفر اللہ کی زبان بندی ہو گئی ہے۔ ماسٹر صاحب نے اپنی تقریر میں عوام کو یقین دلایا کہ قادیانی کچھ نہیں کر سکتے۔ آپ مطمئن رہیں۔ ماسٹر صاحب نے زمیندار کے ایڈیٹر مولانا اختر علی خان کی طرف سے بھی صفائی پیش کی۔ اور کہا کہ انہوں نے ۱۵ اگست کے متعلق جو خبر شائع کی تھی۔ وہ کوئی بات تو ضرور تھی۔ اور یہ بات پھر ہو گی۔ اور بس آپ مطمئن رہیں۔

شیخ حسام الدین کی تقریر

سب سے آخر میں شیخ حسام الدین صاحب اپنے خاص انداز میں سٹیج پر تشریف لائے۔ اور فرمانے لگے کہ:۔

"مقابلہ انگریز سے نہیں ملت کے نمائندوں سے ہے۔ یہ تو اگر مقابلہ کریں بھی تو ہم آگے سے ہٹ جائیں گے"۔

ہماری سرکار

تقریر کے دوران میں انہوں نے یہ بھی کہا کہ:۔

"ہماری سرکار تجربہ کار ہونے کے باوجود اناڑی ہے۔ ان کے دل میں خوف ہے۔ انٹرنیشنل دباؤ ہے جو غداری ہے۔ خارجی دباؤ ہے جن پر اثر انداز ہو رہا ہے"۔

لوگوں کو اطمینان دلانے کے لئے انہوں نے یہ بھی فرمایا:۔

"ہمارا پروگرام بن چکا ہے پورے پاکستان کے دورے کریں گے۔ ایسٹ پاکستان بھی جائیں گے"۔

آخر میں فرمایا۔ "اگر ہماری آواز نہ سنی گئی تو ہم لحاظ نہیں کریں گے"

اسکے بعد صاحب صدر نے جلسہ برخاست کرنے کا اعلان کیا اور دعا بھی کی۔ اور ہم ارکان وفد کو دعائیں دیتے واپس آ گئے یہ تھا وہ جواب جو محضرنامہ پیش ہونے پر ہاں یا نہیں ایک لفظ میں ملنا تھا

جلسہ ختم ہونے پر مختلف قسم کی آواز کانوں میں پڑیں۔ مثلاً "لیجئے صاحب مطالبہ گول مول ہوگیا" "بس جی اب تو یہ لوگ خوب چندہ کھائیں گے" ایک صاحب پوچھ رہے تھے "بھئی یہ جواب ہاں میں ہے یا نہیں میں ہے" کچھ لوگوں کا خیال تھا کہ

کہ ارکان وفد نے مجلس عمل کے فیصلہ کا احترام نہیں کیا وہاں تو عدم اطمینان کی قرارداد پاس ہوچکی ہے اور یہ لوگ عوام کو اطمینان دلا رہے ہیں۔ ارکان وفد کی اس روش پر ہم حیران بھی تھے اور مایوس بھی ۔

ہمہ شوق آمدہ بودم ہمہ حرماں رفتم

(روزنامہ تسنیم ۷، ۲؍اگست ۵۲ء)

احراری ٹولی مسلمانوں کو لڑا کر انتشار پیدا کرنا چاہتی ہے

مسلمانو! احرار کی غلط چالوں سے بچو!

بہ زیر دلق ملمع کمندہا دارند

مجلس احرار کے لیڈروں نے جو افتراق اور انتشار پاکستان میں پیدا کرنے کی کوشش کی ہے جسے ہر بہی خواہ اسلام احرار کی سیاسی شرارت اور ان کے کھانے پینے کا انتظام سمجھتا ہے۔ احراریوں نے نوچی دروازہ کے ایک جلسہ میں جہاں اور مسلمانوں پر کیچڑ اچھالا وہاں انہوں نے کامریڈ محمد حسین جو مسلمانوں کے نوجوان سکالر کن ہیں کے خلاف بھی اپنی عادت کے مطابق جھوٹ اور بہتان طرازی کی۔ شیخ حسام الدین نے تو یہاں تک دعویٰ کر دیا کہ کامریڈ محمد حسین کو ہماری مخالفت کے لئے دو ہزار روپے کا چیک جہاں سے ملا ہے اور جب ملا ہے اور جس کے لئے ملا ہے اس کا ہمیں علم ہے۔ شیخ حسام الدین نے بڑے زور کے ساتھ اسے بار بار دہرایا۔ چونکہ مجلس احرار اور اس کے کارکنوں کا یہ پیشہ ہے کہ وہ ہمیشہ چیک لے کر کام کرتے ہیں اور ہمیشہ مسلمانوں کے مفاد کے خلاف کرتے ہیں — اجی شیخ صاحب آپ کو شاید اس چیک کا خیال رہا ہوگا۔ جو سکھوں نے مجلس احرار کو مسجد شہید گنج کے لئے دیا ہوگا۔ یا وہ چیک ہوگا جو مہاراجہ کشمیر نے مجلس احرار کو سری نگر کے لئے دیا ہوگا۔ اور آپ کو یاد ہوگا کہ کیوں۔ کب اور کہاں دیا گیا اور کپور تھلہ کے چیک کا تو ذکر کرنا ہی آپ کو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ناگوار گزرے۔ ارے واہ شیخ صاحب اب مسلمان اس قدر بھولے نہیں رہے کہ آپ اپنے قدیمی آقایان نعمت (کانگرسی رہنماؤں) کے اشارے پر اور خفیہ ہدایات کے ماتحت چند سنہری ٹکلیاں لے کر ان کی متحدہ جمعیت میں انتشار پیدا کریں۔ ہر مسلمان جانتا ہے کہ مجلس احرار کانگرس کا اسلامی پاکٹ ایڈیشن ہے۔ آپ نے جو اقلیت کا ڈھونگ رچایا ہے وہ کامیاب نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وہابی کافر۔ دیوبندی کافر شیعہ کافر۔ بریلوی کافر کس کس کو اقلیت قرار دیا جائے گا؟ اور ایسی ناپاک تحریکیں مسلمانوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گی۔ احرار کے مقررین اپنی تقریروں میں عوام کو دھوکہ دینے کے لئے بار بار یہ کہتے ہیں کہ ناموس رسالت خطرہ میں ہے

الله الله! کس قدر دھوکہ اور فریب ہے۔ نعوذ باللہ ناموس رسالت خطرہ میں ہے نہ خطرہ میں ہو سکتا ہے نہ یہ سوال ہی پیدا ہوتا ہے۔ مجلس احرار کے بھیڑیو! ہم آپ سے اسلام کے نام پر اپیل کرتے ہیں۔ کہ مرزائیوں کی آڑ لے کر مسلم کو باہم مت لڑاؤ مسلمانوں کو متحد رہنے دو۔ یاد رکھو اس وقت جو شخص بھی اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے ہمیں اس سے نہیں لڑنا چاہیئے۔ اگر احرار نے اپنی شرارتیں نہ چھوڑیں تو آئندہ ہم ان کے پوست کندہ حالات ظاہر کریں گے۔ اشتہار نمبر ۳ میں ہم یہ ثابت کریں گے کہ تحریک کشمیر احرار کی بددیانتیوں کی وجہ سے طول پکڑ گیا۔

المشتہران

محمد حسین پریذیڈنٹ انجمن نوجوانان اسلام پاکستان پنجاب لاہور۔ ایم۔ اے حمید جنرل سیکرٹری۔ عبدالغنی ایم۔ اے (مولانا) بشیر احمد مسلم لیگ کونسلر۔ غلام محمد بی۔ اے ناظم اعلیٰ مسلم لیگ۔ قاضی عبدالحق ایم۔ اے سابق ناظم مسلم لیگ۔ محمد رمضان ایڈیٹر حق نواز لاہور (مودودی) عنایت اللہ کونسلر مسلم لیگ میانوالی۔ (مولوی) غلام رسول کونسلر مسلم لیگ لاہور (ماسٹر) فیروز الدین سیکرٹری مسلم لیگ لاہور۔ حیدر علی بھٹی صدر سوادیہ ایسوسی ایشن آل پاکستان (رجسٹرڈ) سیکرٹری پروپیگنڈا گلزار احمد:

درخواست دعا

(۱) میرے والد مکرم خواجہ محمد عبد اللہ صاحب اور میرے بھائی خواجہ عبدالغفور صاحب بھدروان کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں احباب ان کی صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں

خواجہ عبدالستار درویش قادیان

اعلان برائے سیکرٹریان مال و پریذیڈنٹ صاحبان

دفتر ہذا کے متعلق جو فیصلہ مجلس مشاورت ۲۳ء میں ہوا تھا۔ اس کو ایک کارڈ پر چھپوا کر ہر ایک جماعت کے سیکرٹریان مال اور پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں بھیجے گئے ہیں جس جماعت کو یہ کارڈ نہ ملا ہو سو وہ اپنا پورا پتہ تحریر کر کے منگوا لے

نیز بعض جماعتوں کی طرف سے اطلاعیں آ رہی ہیں۔ کہ ہم محاسب کو ہر ماہ وصول شدہ حصہ آمد کی تفصیل معہ نام ہر موصی و نمبر وصیت مرتب کر کے بذریعہ محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ آپ کے دفتر کے واسطے باقاعدہ ارسال کرتے ہیں۔

مگر وہ تفصیل محاسب صاحب اپنے ریکارڈ میں رکھ کر اس کی نقل دستور میں دے دیتے ہیں ہمارا مقصد تو یہ ہے۔ کہ وصول شدہ حصہ آمد کی ایک تفصیل معہ نام ہر موصی و نمبر وصیت محاسب صاحب کو اور ایک نقل براہ راست دفتر ہذا میں آنی چاہیئے۔ تاکہ محاسب صاحب کی اطلاع کردہ رقوم کے ساتھ اور ہر موصی کے کھاتہ حصہ آمد کے ساتھ مقابلہ کر کے غلطی کی درستی کی جا سکے۔ اس لئے آپ مہربانی کر کے اس کارڈ کے مضمون کو غور سے پڑھ کر اس پر عمل فرمائیں۔ نیز مجلس مشاورت ۴۳ء کا فیصلہ یہ ہے۔ مجلس مشاورت ۴۳ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نمائندگان سے عہد لیا تھا۔ کہ دفتر بہشتی مقبرہ کو تفصیل چندہ مکمل ہر ماہ ہر موصی کے متعلق بھیج دیا کریں گے۔ لیکن اس کی تعمیل نہیں ہو رہی جملہ عہدیداران کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ حضور کے مندرجہ بالا ارشاد کی تعمیل کرتے ہوئے ہر ماہ کے پہلے ہفتہ میں ادائیگی چندہ کی تفصیل کوپن نمبر مع نام و نمبر وصیت موصیوں کے ارسال فرمایا کریں۔ اگر عہدیداران کی طرف سے اس کی تعمیل نہ ہوئی۔ تو حسابات کے غلط ہونے کی ذمہ داری ان پر ہو گی۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

قابل توجہ سیکرٹریان مال!

بعض سیکرٹری صاحبان لاپرواہی سے موصیوں کا چندہ بلا تفصیل بھیج دیتے ہیں یا چندہ عام میں داخل کروا دیتے ہیں۔ جب اُن کے پاس مرکز سے رسید تفصیل وار ملے تو اس کی اچھی طرح پڑتال کر لینی چاہیئے اگر کوئی غلطی ہو تو محاسب صاحب کو لکھ کر جلد از جلد اصلاح کرا لی جائے۔ کیونکہ سال ختم ہونے کے بعد یہ رقوم تبدیل نہیں ہو سکتیں۔ اس طرح موصیوں کو نقصان ہوتا ہے۔ اور صیغہ ہذا کو بھی نقصان پہنچتا ہے۔ کیونکہ ایسی سب رقوم جن کی تفصیل نہ ملے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ یا چندہ عام میں داخل ہو جائیں۔ پھر وہ سال کے ختم ہونے پر وصیت میں منتقل نہیں ہوتیں۔ بلا تفصیل کی رقوم کے متعلق ناظر صاحب بیت المال جو اپنی کارڈ کے ذریعہ سیکرٹری صاحب مال سے تفصیل مانگتے ہیں پھر اخبار میں اعلان کرتے ہیں۔ جب کسی طرح سیکرٹری مال جواب نہیں دیتے۔ تو وہ رقوم چندہ عام میں داخل کر دی جاتی ہیں۔ اس لئے ایسی رقوم کے متعلق جلد از جلد اصلاح کرا لی جایا کرے:۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

خط و کتابت کرتے وقت اور منی آرڈر کے کوپن پر خریداری نمبر (یہ نمبر چٹ پر ہوتا ہے) ضرور لکھ دیا کریں بغیر نمبر کے تعمیل مشکل ہے۔ (منیجر الفضل)

سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا نہایت ہی سخت تاکیدی فرمان:۔ مہدی کے ظہور کی خبر سنتے ہی تم پر فرض ہے۔ کہ اس کی بیعت میں داخل ہو جاؤ۔ خواہ برف پر گھٹنوں کے بل چلنا پڑے۔ (مسلم)

یہ نہایت ہی سخت تاکیدی حکم ہے۔ ساری جماعت کا فرض ہے۔ کہ وہ غفلت میں پڑی ہوئی دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم پہنچائے۔ اس کی آسان راہ یہ ہے۔ کہ آپ اپنے علاقہ کے تعلیمیافتہ لوگوں اور ممبر یونین کا پتہ روانہ فرمائیے۔ ہم یہاں سے ان کو مناسب لٹریچر روانہ کر دیں گے:۔ عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

سر محمد ظفر اللہ خاں

مغربی پاکستان میں احرار نے احمدیہ جماعت کے خلاف جو فتنہ اٹھا رکھا ہے۔ اس کے متعلق مشرقی پاکستان کے اخبار جو رائے ظاہر کر رہے ہیں۔ وہ ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔ ہم یہ نہیں کہنا چاہتے۔ کہ ان مضامین کی جزئیات کس حد تک صحیح ہیں۔ یہ معاملہ درحقیقت خواجہ ناظم الدین صاحب اور ان کے اہل وطن کا ہے۔ لیکن ہم اس طرف توجہ دلانا چاہتے ہیں۔ کہ اس فتنہ نے کس طرح سارے ملک میں فساد اور اختلاف پیدا کر دیا ہے۔ اور کس طرح ہر خیال کے لوگ اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ بعض ان میں سے سچے بھی ہوں گے۔ اور بعض مبالغہ کرنے والے بھی ہوں گے۔ مگر بہر حال نتیجہ ظاہر ہے۔ (ادارہ)

بنگال کا ایک اردو ہفتہ وار اخبار جس کا نام "چاشنی" ہے اور جو ڈھاکہ سے شائع ہوتا ہے۔ اپنے اخبار کی اشاعت مورخہ ۲۵ جولائی ۱۹۵۲ء میں موجودہ حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے

"سر محمد ظفر اللہ خاں قائداعظم کے جانثار ساتھی قائد ملت کے نائب اور پاکستان کے بے لوث خدمتگذار ہیں۔ یہ مضبوط قوت فیصلہ اور بے داغ شخصیت کے مالک صاحب بصیرت اور وسیع النظر آدمی ہیں لیکن ہمیں ڈر ہے کہ ان کی وسعت نظر اور شرافت نفس ہی ان کے زوال کا موجب نہ بن جائے۔

ہمیں معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ان کے خلاف ایک خطرناک سازش ہو رہی ہے۔ اور ان کو وزارت سے نکالنے کی مہم جاری ہے۔ قائد ملت کی وفات کے بعد کابینہ کے بعض ممبر چوہدری صاحب موصوف کو وزارت عظمٰی کا قلمدان پیش کرنا چاہتے تھے۔ لیکن حاسدوں کی نظر میں یہی بات خوف و ہراس کا باعث بن گئی اب یہ سازش اپنے کمال کو پہنچ گئی ہے۔

چونکہ چوہدری صاحب سلسلہ احمدیہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس لئے ان کے مخالفوں نے اسی امر کو بے کر بات کا بتنگڑ بنا دیا ہے۔ اور اس سے ان کے خلاف ناواقف لوگوں کے دلوں میں نفرت کے جذبات پیدا کر رہے ہیں۔ لیکن یہ کوئی نئی بات نہیں۔ کیا حضرت علی رضؓ حضرت امام حسنؓ اور امام حسینؓ جو اسلام کے خادم اور معزز لوگ تھے۔ اور جو راستی اور دیانتداری کا مجسمہ تھے۔ ظلم کا نشانہ نہیں بنے۔ اور کیا ان پر کفر کے فتوے نہیں لگے۔ کیا آجکل کے ان جاہ پسندوں اور ان کے چیلے چانٹوں نے احمدیوں کے ایک جلسہ میں کراچی میں گڑبڑ پیدا نہیں کی۔ اور سر ظفر اللہ کو بدنام کرنے کی کوشش نہیں کی۔ کیا انہی لوگوں کے اشاروں پر آج پچاس سال کے بعد یہ غوغا آرائی نہیں کی گئی۔ حالانکہ عدالت ہائے عالیہ کے فیصلے موجود ہیں۔ کہ احمدی مسلمان ہیں۔ لیکن پھر بھی یار لوگوں کے اشاروں پر جلسوں میں ریزولیوشن پاس کئے گئے کہ قادیانی مسلمان نہیں ہیں۔ ان کو اقلیت قرار دو ظفر اللہ کو وزارت سے علیحدہ کرو۔ یہ بھی سننے میں آیا ہے

کہ مغربی پاکستان سے مشرقی پاکستان میں علماء بھیجے گئے ہیں۔ تاکہ عوام کے دلوں میں قادیانیوں کے خلاف نفرت کے جذبات پیدا کریں۔

اس اقدام کی تہ میں کونسا مقصد ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اسلام وسیع مذہبی رواداری سکھلاتا ہے کیا یہی رواداری اور وسعت اخلاق ہے؟ کیا پیچھے سے تاریں ہلانے والوں کو علم ہے کہ ان ضرر رساں باتوں کا انجام کیا ہوگا۔ اور غیر مسلم اقلیتوں اور دوسرے مہذب ممالک پر اس کا کیا اثر پڑے گا؟ یہ نظر عنایت صرف قادیانیوں پر ہی کیوں ہو۔ انہی کو کیوں اقلیت قرار دیا جائے۔ کیوں نہ شیعوں خارجیوں اہلحدیث وغیرہ کو بھی اقلیت قرار دیا جائے؟ سوائے ایک فرقے کے باقی سب فرقوں کو دائرہ اسلام سے خارج کردو اور اقلیت قرار دیدو۔ ہمیں ایک ایسے فرقے کی تلاش کرنی چاہیئے۔ جو چور بازاری۔ خویش پروری اور پاسداری کی حمایت کرنے والا ہو۔ جو ٹیکس ادا کرنے والوں کے جذبات کو بے دردی سے کچلنے والا۔ اور ان کی آواز کو دبا دینے والا ہو۔ جس کے عہد میں ہر ایک قسم کی بدی اور خرابی اپنے عروج پر ہو۔ ہمیں ایک ایسے فرقے کی تلاش کرنی چاہیئے۔ جو اس قسم کے گروہ کا حامی ہو۔ جو فرائین اور سیفٹی ایکٹ جیسے قوانین سے خوش ہو اور موجودہ سیاسی حالت سے پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہتا ہو۔ اس قسم کے وقتی قوانین اور حفاظت ملک کے قواعد سے نہ صرف حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ کے کیریکٹر اور ان کی سیاسی تدبیر کی حمایت ہوگی۔ بلکہ یزید اور بنو امیہ کے دوسرے خلفاء کی بھی پردہ پوشی ہو جائے گی۔ اس قسم کے قوانین نظم و ضبط کے لئے ہی ضروری نہیں ہیں۔ بلکہ وہ قسمت آزماؤں اور موقع شناس لوگوں کے ہاتھ میں ایک ہتھیار بھی دے دیں گے۔ یہی وہ لوگ ہیں۔ جو مذہبی تعصب کی آگ بھڑکا رہے ہیں۔ اور عہد خونی کی یاد تازہ کر رہے ہیں۔ جو صداقت اور انصاف کی جڑیں کاٹ رہے ہیں اور غریب لوگوں کی مصیبت کو دائمی بنا رہے ہیں اس ظلم اور بے انصافی کے طوفان کو کون روک سکتا ہے؟

آئزن ہاور مشرق وسطیٰ کے متعلق پالیسی کا اعلان کریں گے

نیویارک ۲۷ اگست۔ مسٹر آئزن ہاور کے سکرٹری نے اعلان کیا ہے۔ کہ ۱۴ ستمبر کو فیلڈلفیا میں اپنی تقریر میں مشرق وسطیٰ کے متعلق پالیسی کا اعلان کریں گے۔ سکرٹری نے بتایا۔ کہ جنرل موصوف مشرق وسطیٰ کو آزاد دنیا کی حفاظت اور دفاع کے سلسلے میں بہت زیادہ اہمیت کا حامل تصور کرتے ہیں۔ اور عرب ممالک کی مکمل آزادی و خود مختاری کے حامی ہیں۔ (اسٹار)

کشمیریوں کو آزادانہ استصواب رائے سے اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے دیا جائے

مظفر آباد۔ ۲۶ اگست کشمیر ڈیموکریٹک یونین نے پنڈت پریم ناتھ بزاز کی سرکردگی میں وزیر اعظم بھارت پنڈت نہرو سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ کشمیریوں کے اس مطالبہ کو تسلیم کرلیں۔ کہ کشمیر کے مستقبل کا فیصلہ انہیں خود غیر جانبدارانہ استصواب رائے کے ذریعہ کرنے کا موقع دیا جائے۔ قرارداد میں کہا گیا ہے۔ کہ کشمیری عوام کو نیشنل کانفرنس کے لیڈروں یا دستور ساز اسمبلی پر کوئی اعتماد نہیں۔ اور مسئلہ کشمیر صرف کشمیری عوام کو فیصلہ کا حق دینے سے ہی حل کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے تمام موقفوں اور جماعتوں کے نمائندوں کو اس سلسلے میں اظہار خیال کا پورا پورا موقع دیا جائے۔ اور کسی حتمی فیصلہ پر پہنچنے سے پیشتر ان کو بھی پیش نظر رکھا جائے۔

ہم امریکی امداد کی خاطر اپنے نظریات تبدیل نہیں کر سکتے (نہرو)

نیویارک ۲۶ اگست۔ بھارتی وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ اگرچہ ہندوستان کو امریکی امداد کی بے حد ضرورت ہے۔ لیکن ہم اس کی خاطر اپنے نظریات میں کسی قسم کی مداخلت برداشت کرنے کو تیار نہیں۔ پنڈت نہرو کا یہ بیان خواتین کے "ہوم جرنل" میں نیویارک ہیرلڈ کی نامہ نگار مارگیرٹ پاسٹن کے ایک مضمون کے ساتھ شائع ہوا ہے۔ پنڈت جی لکھتے ہیں:۔

"جہاں تک ہندوستانی عوام کا تعلق ہے۔ وہ امریکیوں کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کرنے کے خواہشمند ہیں۔ لیکن اس کے لئے ہم یہ ہرگز برداشت نہیں کر سکتے۔ کہ ہندوستانیوں نے بین الاقوامی سیاسیات میں جو نظریہ قائم کیا ہے۔ اس میں امریکہ کی طرف سے کسی قسم کا دباؤ ڈالا جائے۔"

وٹرنری کالج میں داخلہ

لاہور ۲۷ اگست۔ ایک سرکاری اطلاع کے مطابق حکومت پنجاب نے وٹرنری کالج لاہور میں بی۔ وی۔ ایس۔ سی کے پہلے سال میں ۸۱ طالب علموں کے داخلے کی منظوری دے دی ہے۔ اس تعداد میں پاکستان کے دوسرے صوبوں اور ریاستوں کے ۱۶ نامزد طالب علم بھی شامل ہیں۔ اس جماعت میں داخل ہونے کے لئے کل ۱۰۷ درخواستیں دی گئی تھیں۔ انتخاب میں ان طالب علموں کو ترجیح دی گئی۔ جنہوں نے میٹرک میں خصوصاً سائنس کے مضامین میں زیادہ نمبر حاصل کئے۔

امریکہ کی صدارتی مہم

نیویارک ۲۷ اگست۔ امریکہ میں صدارتی انتخابات کی مہموں پر ریپبلک اور ڈیموکریٹک پارٹیاں عوام کو اپنے اپنے نقطہ نظر سے آگاہ کرنے کے لئے براڈ کاسٹنگ سے بہت زیادہ کام لینے والی ہیں۔ ڈیموکریٹک پارٹی کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ وہ ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے پروگرام ریزرو کرانے پر پونے چھ لاکھ پونڈ صرف کرے گی۔

ملتان کی چوتھائی آبادی نشہ کی عادی ہے

ملتان ۲۷ اگست۔ محکمہ آبکاری کے مقامی عملہ نے تحقیقات کے بعد اندازہ لگایا ہے۔ کہ یہاں کے ہر چار باشندوں میں سے ایک بھنگ۔ پوست۔ افیم یا چرس کے نشہ کا عادی ہے۔ پچھلے چند ماہ میں ممنوعہ منشیات کافی مقدار میں پکڑی گئیں۔ اس سلسلے میں عورتیں بھی گرفتار کی گئی ہیں۔ ملتان اور بہاولپور میں گرمیوں کے موسم میں بھنگ کثرت سے استعمال کی جاتی ہے۔ کیونکہ یہ ٹھنڈک کی اور سکون بخش خیال کی جاتی ہے۔ (نوائے وقت)

چینی کی تجارت کو قومیانے کی سکیم

لاہور ۲۷ اگست۔ ایک پریس نوٹ مظہر ہے۔ کہ حکومت پنجاب نے صوبے میں چینی کے تھوک کاروبار کو اپنے ہاتھ میں لینے کی سکیم کی منظوری دے دی ہے۔ پریس نوٹ میں کہا گیا ہے۔ کہ شروع میں پنجاب کے ہر ڈویژن کے دو اضلاع میں یہ تجربہ کیا جائے گا۔ یہ اضلاع حسب ذیل ہیں:۔ لاہور ڈویژن میں سیالکوٹ اور شیخوپورہ۔ راولپنڈی ڈویژن میں جہلم اور گجرات۔ ملتان ڈویژن میں لائلپور اور جھنگ۔ جب اس کام کا تجربہ ہو جائے گا۔ تو اسے صوبہ کے تمام اضلاع میں پھیلانے کی تجویز ہے۔ جن میں لاہور اور راولپنڈی جیسے بڑے اضلاع بھی شامل ہیں۔